

محمد شفیع اولیہ رضی اللہ عنہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گر تاج سر پر رکھ کر افسر ہو تو پیر کیا اور جو سلطنت کا گوہر تو پیر کیا

ماہی علم مراتب برتر ہو تو پیر کیا موزن نشان نقار اور پر ہو تو پیر کیا

سب ملک سب جہاں کا سرور ہو تو پیر کیا

اور درگاہ رفیع لشکر کی سلطنت پائی میری دو ہائی اپنی بی ماہ ناماہی

جب انرا جل کی سر پر مڑی تباہی نہ سر رہا نہ لشکر تاج بادشاہی

در اوجم سکندر الیر ہو تو پیر کیا

یا ذات بین کبائی نام اصل ای جھنڈ مڑی تو بی تو شیر و زلی نانی

تھی آپ مصل و اولہ در فوج تھی براتی جب آئی اجل نکاری کوئی سنگم ہونے

مکت مکان خزانہ لشکر ہو تو پیر کیا

پاراج منسی ہو کی دنیا میں لچیا یا چنور کھڑا ستار کا لچھر بنا یا

جب تو پیر کی اجل کی امور جا لگا یا سب اشرک ہو اپ تو ہی نہ کام آیا

کو کو تو پیر کو تو پیر کو لا سکندر ہو تو پیر کیا

کتنی دنوں پر عمل تھا تو پیر کی کتنی یابین کی بیج ہزاری اور عالی جلدی

جاگیر مال مقب سب اج انکی مہاں ہیں دیکھا تو ایکدم میں ناما لونا نشان ہیں

تغیث انجمن لکھنؤ

کئی برسات رت نگر افک سب
بہی مجھ سچ پی سب ناگنی ری
بہی چاندن پیا سنگت نار بنے کوئی
دیواری پاؤ ہی گھر گھر بازار
کناری لگ رہیں اکیدی
سکھی بد درد غم کا سو کون جائی
اری اس درد سوئے پیری بہی ری
بہی پوری گئی سستہ بدختن
اری جو سی لون تم سا تخم بولو
بامن پوتہ دیکھ کر نیا یا ہا
کبھی جکی بنو چیں اب کس کھوں ری
کھا کرے کوکت قائی رہی
نجانوں کی جدا کت لگ رہی
چلا کا تان سن اب کیا کھی ری

منید ام کہ سچن گھر پین کب
ستا دینے دوسری بس چاندنی ری
بہی بیتا ہمیں سے خوارین کون
بہا بکھڑا را کھی دیو را بار
بہر زندگی مجھ دو ہلی
نہ نکی صیوڑا مڑوں کئی بڑی
تمامی دیکھ بربانی وہی ری
دکھی سہرا سے روت گئی نہیں
ملی مجھ سی بدیسی شام کو تو
اری مین دیکھ دو نا دکھ بدیا یا
نہیں دسا کوئی مجھ غم رسی کون
لکھا اپنی کرم کا پائی رہی
نکس رہی جو لگت دکھ سہی گا
سلونی بن نہیں اب جو ری

سلی
کھی

رابط چسبان ہم ہویدا تھا
مرئی پر ہی شوق پیدا تھا
ایک کا ہاتھ ایک کے بالین
ایک کے لب سے ایک کو تسکین
مل رہی تھی وہ دونوں وصلی وار
ہمدرد سے جب اہوئی دشوار

کیون نہ دشوار ہو دی اونکا فصل
جان دی دی ہو ہوا جنکا وصل

حیرت کا عشق سے مردم
شکل تصویر آپ میں تھی کم

میرا بلعری کو کو موقوف
عشق ہی ایسا فتنہ مروت

قدرت اپنی جہاں دکھتا ہے
اس کی جو تو پہی سو آتا ہے

کتنی وسعت تیری بائین ہی
کتنی طاقت تیرا زبان میں ہے

لب پر لب ہر خاموشی بہتر
یہاں سخن کے فراموشی بہتر

تمت تمام شد کارمن نظام شد

ہر کہ خواند دعا و طمع دارم
راکنہ من بندہ گنہگارم